رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ

یوم چہارشنبہ ۴ ربیع الاول ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۵/۱۰ — ۱۰ اخاء ۱۳۳۵ ہش — ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۶ء — نمبر ۲۳۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۹ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کیلئے درخواست دعا

لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بفضلہ تعالیٰ مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کا اپنڈے سائٹس کا کامیاب اپریشن ہو گیا ہے۔ احباب خاص توجہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صاحبزادہ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

مصر نے نہر سویز کے متعلق برطانیہ اور فرانس کی مشترکہ قرارداد مسترد کر دی

"نہر کو قومی ملکیت میں لینے سے بین الاقوامی امن کو کوئی خطرہ نہیں ہے" ۔ مصری وزیر خارجہ کی تقریر

لنڈن ۹ اکتوبر۔ گزشتہ رات سلامتی کونسل میں نہر سویز کے مسئلہ پر بحث شروع ہوئی۔ مصری وزیر خارجہ جناب محمود فوزی نے اپنی تقریر میں سویز کے متعلق برطانیہ اور فرانس کی مشترکہ قرارداد کو ناقابل عمل قرار دیتے ہوئے اسے مسترد کر دیا۔ انہوں نے سلامتی کونسل کے زیر اہتمام ایک ایسی تنظیم قائم کرنے کی تجویز پیش کی ۔ جو مصر اور استعمال کنندگان سویز کے درمیان مساوی بنیاد پر جہازوں کے محصول کے متعلق بات چیت کرے۔ ڈاکٹر فوزی نے اعلان کیا کہ مصر کی طرف سے بات چیت کا دروازہ کھلا ہے۔ انہوں نے مزید کہا نہر کو قومی ملکیت میں لینے سے بین الاقوامی امن کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ نہر ۷۳ دن سے قومی ملکیت میں ہے اس وقت سے اب تک تین ہزار جہاز بحفاظت اور مقررہ وقت کے اندر اندر نہر میں سے گزر چکے ہیں۔ انہوں نے بتایا قومی ملکیت سے پہلے ۲۰۵ پائلٹ کام کر رہے تھے۔ اس وقت ۱۸۸ پائلٹ کام کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے کام سنبھالا ہوا ہے۔ امید ہے پائلٹوں کی تعداد میں عنقریب مزید اضافہ بھی ہو سکے گا۔ روسی وزیر خارجہ مسٹر شیپیلاف نے اپنی تقریر میں مصر کے رویہ کی تائید کی اور کہا برطانیہ اور فرانس نے جو قرارداد پیش کی ہے انہیں چاہیئے کہ اسے واپس لے لیں ؛

ڈھاکہ ۹ اکتوبر۔ کل تیسرے پہر ڈھاکہ میں قومی اسمبلی کا پہلا اجلاس شروع ہوا۔ فریدا حمد نے وقفۂ سوالات کے بعد تحریک التوا پیش کی۔ جسے سپیکر نے خلاف قاعدہ قرار دے کر مسترد کر دیا ؛

ضروری اعلان

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

مجھے فتنہ کے ایام میں کئی احمدی خریداران الفضل کی طرف سے چٹھیاں آئی ہیں کہ جس الفضل میں کوئی خاص مضمون فتنہ کے متعلق ہوتا ہے. وہ ہم کو نہیں ملتا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی آدمی منافقوں میں سے الفضل کے عملہ میں ہے۔ آج ایک یقینی ثبوت مل گیا ہے۔ ایک احمدی دوست نے خط کے ذریعہ توجہ دلائی ہے۔ کہ میرے پاس میاں محمد صاحب کا ٹریکٹ پہنچا ہے۔ جس پر وہ پتہ تھا جو معروف نہیں اور صرف الفضل کو میں نے دیا ہوا تھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خریداران الفضل کے پتوں پر میاں محمد صاحب کے ایجنٹوں کا دخل ہے بعض باتیں میں نے بیچ میں چھوڑ دی ہیں۔ کیونکہ ان سے اس شخص کا بھی پتہ لگ سکتا تھا جس کا یہ کام ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ اس شخص کے دفتر میں لانے میں ایڈیٹر صاحب الفضل تنویر کا دخل ہے اور ان کی اپنی حیثیت بھی مشکوک ہو جاتی ہے۔ گو ابھی میں ان پر شبہ نہیں کرتا۔ کیونکہ فی الحال اس شخص کا یقینی پتہ لگ گیا ہے جو یہ کام کر رہا ہے مہربانی کر کے وہ دوست جو الفضل کے خریدار ہیں اور جن کا کبھی کوئی تعلق پیغامیوں سے نہیں رہا لیکن ان کو میاں محمد صاحب کی چٹھی پہنچی ہے یا جن کو منافقوں کے متعلق مضامین نہیں ملے یا دیر سے ملے ہیں وہ تفصیل سے سارے حالات مجھے لکھیں تا کہ اصل مجرم کے پکڑنے میں اور زیادہ آسانی ہو جائے۔

مرزا محمود احمد

مکرم مولوی غلام حسین صاحب ایاز کی سنگاپور کے لئے روانگی

ربوہ ۹ اکتوبر۔ مکرم مولوی غلام حسین صاحب ایاز اعلائے کلمۃ الحق کے سلسلہ میں سنگاپور جانے کے لئے مع اہل و عیال کل بذریعہ ایکسپریس سے کراچی روانہ ہو گئے۔ مقامی احباب نے کثیر تعداد میں ریلوے سٹیشن پر جمع ہو کر آپ کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ احباب آپ کے منزل مقصود پر بخیریت پہنچنے اور حصول مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں ؛

آپ کی روانگی سے ایک روز قبل مورخہ ۷ اکتوبر کی شام کو جامعۃ المبشرین کے طلبہ اور اسٹاف کی طرف سے مکرم مولوی غلام حسین صاحب ایاز اور ہمارے شامی بھائی مکرم سید سلیم الجابی صاحب کے اعزاز میں ایک الوداعی پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں جامعہ کے طلبہ ممبران اسٹاف اور بعض دیگر احباب کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہ شفقت شرکت فرمائی۔ سید سلیم الجابی صاحب ربوہ میں دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اعلائے کلمۃ الحق کے سلسلہ میں عنقریب باہر تشریف لے جا رہے ہیں ؛

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر۔ بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۶ء

اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ کہکر کہ واللّٰہ یعصمک من الناس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ آپ دشمنوں کے شر سے محفوظ رہیں گے اور وہ آپ کو کوئی حقیقی گزند نہ پہنچا سکیں گے۔ گویا جس طرح آپ کو عصمت حقیقی یعنی برائیوں سے دوری حاصل ہے۔ اسی طرح عصمت ظاہری یعنی دشمنوں کے منصوبوں سے بھی آپ کو بچایا جائے گا۔ چنانچہ یہ پیشگوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں قدم قدم پر پوری ہوئی۔ آپ کو بڑے بڑے مہیب خطرات پیش آئے۔ اتنے مہیب کہ جن میں آپ کی جان کو شدید خطرہ لاحق ہوا لیکن ہمیشہ ہی اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص قدرت نمائی کے ذریعہ آپ کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھا اور اس طرح دنیا پر ظاہر فرما دیا کہ خدا آپ کے ساتھ ہے ہر موقع پر دشمنوں کے شر سے بالآخر محفوظ رہنا تائید و نصرت الٰہی کا ایک عظیم الشان نشان تھا جو آپ کی زندگی میں وعدہ الٰہی کے مطابق ظاہر ہو کر آپ کی صداقت کو دنیا پر آشکار کرتا رہا اور اس حقیقت کو روز روشن کی طرح عیاں کرتا رہا کہ آپ ہی بائیبل کی پیشگوئی:۔

"دیکھو ایک جوان عورت حاملہ ہو گی اور بیٹا جنے گی" یسعیاہ ۷

کے اصل مصداق ہیں اور آپ ہی وہ عمانوایل ہیں جس کا اس پیشگوئی میں ذکر کیا گیا ہے۔ عمانوایل عبرانی لفظ ہے اور اس کے معنی "خدا ہمارے ساتھ" ہیں۔ اس لحاظ سے آپ کی زندگی کا ہر لمحہ اور ہر سانس اس حقیقت پر گواہ ہے کہ آپ ہی اس نام کے اصل مصداق ہیں۔ آپ زندگی بھر پورے وثوق کے ساتھ اس دعوے کا اعلان فرماتے رہے کہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ بالخصوص آپ کو غار ثور میں جب زندگی کا مشکل ترین مرحلہ پیش آیا اور حضرت ابوبکر رضؓ نے جو اس وقت آپ کے ساتھ تھے شدید خطرہ محسوس کیا۔ تو آپ نے پورے وثوق کے ساتھ فرمایا لاتحزن ان اللّٰہ معنا غم مت کرو "خدا ہمارے ساتھ ہے" یوں تو آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ ہی آپ کا عمانوایل ہونا ثابت کرنے والا ہے۔ لیکن بالخصوص اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر آپ کی زبان مبارک سے لاتحزن ان اللّٰہ کہلوا کر لفظی مشابہت کا بدرجہ اتم موجود ہونا بھی ثابت کر دیا۔

اس مشابہت تامہ کے باوجود عیسائی حضرات مسیح علیہ السلام کو اسی پیشگوئی کا مصداق ظاہر کرتے ہیں حالانکہ خود ان کے اپنے معتقدات کی رو سے حضرت مسیح علیہ السلام کسی صورت اسکے مصداق قرار نہیں پاتے کیونکہ خود انجیل کے بیان کے مطابق جب حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی میں مشکل ترین گھڑی آئی۔ تو انہوں نے چلا کر کہا کہ "ایلی ایلی لما سبقتنی" کہ اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ ایک طرف "ان اللّٰہ معنا" کا اعلان ہے۔ جو کمال درجہ توکل اور انتہائی اعتماد پر دلالت کرتا ہے اور دوسری طرف انجیل کی یہ حسرتناک پکار کہ "ایلی ایلی لما سبقتنی" اس پکار کی موجودگی میں مروجہ اناجیل پر ایمان رکھنے والے مسیحی حضرات ہرگز اس بات میں حق بجانب قرار نہیں پا سکتے کہ وہ جناب مسیح علیہ السلام کو یسعیاہ ۷/۱۴ والی پیشگوئی کا مصداق قرار دیں۔

لاہور کے ایک مشہور عیسائی معاصر نے اپنی حالیہ اشاعت میں ایک مسیحی دوست کا اس موضوع پر ایک مختصر سا نوٹ شائع کیا ہے۔ جس میں وہ اس الزام کا جواب دیتے ہوئے کہ مسیح علیہ السلام نے ایلی ایلی لما سبقتنی کیوں کہا لکھتے ہیں:۔

"صلیب پر مسیح کو خدا کے چھوڑ دینے سے اس پیشگوئی کی تکمیل میں کوئی نقص واقع نہیں ہوتا۔ کیونکہ خدا کے صلیب پر مسیح کو چھوڑنے ہی سے ہم سے خدا کا واسطہ قائم ہوا صلیب پر خدا کا مسیح کو چھوڑنا مسیح کے ساتھ خدا کی ناراضی کے باعث نہیں بلکہ مسیح کی انتہائی فرمانبرداری کے باعث تھا۔ چھوڑنے سے دکھوں میں چھوڑنا مراد ہے نہ کہ وہ چھوڑنا جو گناہ کرنے میں ضدی اور ڈھیٹ ہونے اور آخر تک بے توبہ رہنے سے واقع ہوتا ہے۔"

سوال یہ نہیں ہے کہ خدا نے اس مشکل کے وقت میں حضرت مسیح علیہ السلام کو کس سبب سے چھوڑا بلکہ یہ ہے کہ آیا یہ واقعہ ہے کہ نہیں کہ انجیل کے بیان کی رو سے خدا نے مسیح کو چھوڑ دیا تھا۔ انجیل کے بیان کی رو سے مسیح کا چھوڑا جانا اور خود مسیح کا شکایت کرنا مسلم ہے جس کا مندرجہ بالا اقتباس میں بھی اقرار موجود ہے۔ رہا سبب کا معاملہ تو حضرت مسیح علیہ السلام خدا تعالیٰ کے سچے نبی تھے۔ ان کے متعلق یہ گمان ہو ہی نہیں سکتا کہ نعوذ باللہ انجیل کے بیان کے مطابق یہاں "وہ چھوڑنا مراد ہے۔ جو گناہ کرنے میں ضدی اور ڈھیٹ ہونے اور آخر تک بے توبہ رہنے سے واقع ہوتا ہے" بلکہ ہم تو عیسائیوں اور مروجہ اناجیل کے خلاف یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ خدا نے ان کو چھوڑا نہ تھا بلکہ انہیں صلیب سے زندہ اتار کر ایک کامیاب زندگی کے بعد انہیں کشمیر میں طبعی موت سے وفات دی۔ بہرحال یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ عیسائی صاحبان کے اعتراف اور مروجہ اناجیل کی رو سے مسیح علیہ السلام عمانوایل کہلانے کے مصداق قرار نہیں پا سکتے۔ ہاں اس کا مصداق وہی عظیم الشان اور برگزیدہ نبی ہے کہ جس نے انتہائی خطرہ کے وقت میں بھی یہ کہہ کے کہ —— ان اللّٰہ معنا —— بے شک خدا ہمارے ساتھ ہے۔ اپنا عمانوایل ہونا ثابت کیا اور اس طرح دنیا کو بتا دیا کہ یوں تو اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کا محافظ ہوتا ہی ہے اور وہ انہیں خطرات سے بچاتا اور ان کی حفاظت کرتا ہی ہے لیکن میرے لئے اس نے واللّٰہ یعصمک من الناس کے تحت حفاظت کا خاص طور پر وعدہ فرمایا ہے اور اسے میری صداقت کا ایک نشان ٹھہرایا ہے اور میری صداقت کا یہ نشان میرے عمانوایل ہونے پر زندہ گواہ ہے۔

قادیان جانے والے احباب کی خدمت میں
ضروری نصیحت

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

چونکہ ابھی تک دسہرہ کی رخصتوں میں مجوزہ قافلہ کی اجازت نہیں ملی۔ اور نہ اب ایسے تنگ وقت پر بظاہر ملنے کی امید ہے۔ اسلئے جلسہ قادیان میں ہندوستانی دوستوں کے علاوہ صرف ایسے پاکستانی احباب ہی شریک ہو سکیں گے۔ جن کے پاس پہلے سے انفرادی پاسپورٹ موجود ہے یا وہ حاصل کر سکتے ہیں۔ چونکہ قادیان کے جلسہ کی تاریخیں اب بالکل قریب ہیں (یعنی ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۶ء) اسلئے پرائیویٹ طور پر جانے والے پاکستانی احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ چونکہ یہ ایک مقدس سفر ہے۔ جس کی اغراض خالصتہً دینی اور روحانی ہیں اسلئے جانے والے دوستوں کو پاک نیت کے ساتھ دعا کرتے ہوئے جانا چاہیئے اور قادیان میں بھی اپنا وقت جلسہ کی شرکت کے علاوہ دعاؤں اور ذکر الٰہی اور دینی مذاکرات میں گذارنا چاہیئے۔ دعا کے لئے ذیل کے مقامات خاص طور پر بابرکت ہیں یعنی (۱) مسجد مبارک جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام ہے کہ مبارکٌ ومبارِکٌ وکل امرٍ مبارکٍ یجعل فیہ (۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیت الدعا جو دار المسیح میں حضور کے رہائشی کمرے کے ساتھ ہے اور (۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقدس مزار ان تین خاص جگہوں کے علاوہ اگر کسی کو مسجد اقصٰے (منارہ والی مسجد) میں بھی دعا کا موقعہ مل سکے تو وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک مقدس یادگار ہے۔ دعائیں جماعتی اور انفرادی دونوں رنگ کی کی جائیں۔ گو بہرحال سچے مومن ہمیشہ جماعتی دعاؤں کو مقدم کیا کرتے ہیں۔ اور ہر دعا کو سورۃ فاتحہ اور درود سے شروع کرنا ایک بڑا مبارک طریق ہے۔

دعاؤں کے علاوہ دوستوں کو چاہیئے کہ سفر کے دوران میں اور قادیان کے قیام کے ایام میں اسلام اور احمدیت کا اچھے سے اچھا نمونہ قائم کریں۔ کیونکہ عملی تبلیغ زبانی تبلیغ سے بھی زیادہ موثر ہوتی ہے۔

نیز جو چند دوست مل کر اکٹھے سفر کریں۔ انہیں دوران سفر میں مسنون طریق پر اپنے میں سے کسی شخص کو اپنا امیر بھی مقرر کر لینا چاہیئے اور قادیان کے امیر تو مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل پہلے سے مقرر ہی ہیں۔ جن کی ہر امر میں اطاعت ہونی چاہیئے نیز اگر قادیان جانے والوں میں کوئی مستورات بھی ہوں تو ان کے لئے لازم ہے کہ کسی مرد رفیق کے بغیر اکیلی نہ جائیں بلکہ اگر ان کا کوئی رشتہ دار ساتھ نہ ہو تو جانے والے احمدی احباب میں سے کسی مخلص احمدی کی رفاقت اختیار کر لیں۔

اللہ تعالیٰ سب بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ ہو اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور انہیں قادیان کی برکات سے زیادہ سے زیادہ متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ —— ۵۶/۱۰/۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کا خط

ذیل میں مکرم چوہدری اسداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کا خط شائع کیا جاتا ہے جو آپ نے فیض الرحمٰن صاحب فیضی کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں تحریر کیا ہے۔ مکرم چوہدری صاحب کے علاوہ جماعت لاہور کے اور بھی بہت سے لوگوں نے شہادت دی ہے کہ فیضی صاحب جمعہ اور جلسوں میں بھی شامل نہیں ہوتے۔ اور جمعہ کا حکم خلافت کے ماننے سے بھی زیادہ اہم ہے اگر کوئی شخص کہے کہ میں خلافت کو مانتا ہوں لیکن جمعہ میں جماعت کے ساتھ شامل نہ ہو تو اس کا جھوٹ یقیناً ثابت ہے۔ اور چوہدری صاحب کی یہ دلیل نہایت وزنی ہے کہ جب ان کا نام کئی غیر احمدی اخبارات میں چھپا تھا تو اگر ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کو اس کی فوری تردید کا خیال آیا۔ تو ان کو کیوں نہ آیا اور اس وقت تک انہوں نے کیوں انتظار کی۔ کہ جب جماعت احمدیہ لاہور نے ریزولیوشن پاس کیا۔ اس میں صاف کوئی حکمت نظر آتی ہے۔ جسے ہر شخص جو جماعت کی تنظیم سے واقف ہے سمجھ سکتا ہے چنانچہ ایک مشہور دشمن احمدیت نے اس ریزولیوشن کے چھپنے کے بعد لاہور کی جماعت کے ایک ذمہ دار سے پوچھا کہ جماعت احمدیہ لاہور کے اس ریزولیوشن کے پس پردہ کیا ہے اس نے اسے جواب دیا کہ آپ کا نام تو اس ریزولیوشن میں نہیں ہے، پھر آپ کیوں پوچھتے ہیں اس نے کہا بے شک نہیں ہے۔ مگر میں پھر بھی پوچھنا چاہتا ہوں۔ اور پھر کہا اگر مرکز نے ان لوگوں کو جماعت میں شامل کیا۔ تو جماعت لاہور کیا کرے گی اس مخلص احمدی نے جواب دیا کہ اس صورت میں ہم مرکز کے فیصلہ کو جماعت احمدیہ کے خلاف الزام سمجھیں گے اور مرکز سے اس کی دلیل پوچھیں گے جو اس غیر احمدی کے سوال کرنے کا پس پردہ تھا وہی فیضی صاحب کا پس پردہ معلوم ہوتا ہے۔ ورنہ وہ چوہدری صاحب کے دلائل کا جواب دیتا۔ ان کا پرائیویٹ طور پر خلیفۃ المسیح کو یہ لکھ دینا کہ ظاہر احمد نے دیدہ دانستہ جھوٹ بولا ہے کافی نہیں ان کو یہ ثابت کرنا ہوگا کہ جس قسم کا الزام ان پر لگایا گیا ہے۔ اس کے لئے قرآن کریم نے شہادت کا کوئی مختلف طریق مقرر کیا ہے ورنہ ماننا پڑے گا کہ ان پر الزام ثابت ہے۔ کیونکہ ان پر الزام لگانے والا ایک گواہ نہیں بہت سارے ہیں۔ ایک گواہ مرزا منظور احمد ہیں جو ان کی بہن کے داماد ہیں۔ ایک گواہ ان کے بھائی خادم صاحب ہیں۔ ایک گواہ چوہدری اسداللہ خان صاحب ہیں اور کچھ اور لاہور کی جماعت کے آدمی ہیں۔ اور خود ان کا اپنا فعل ہے کہ انہوں نے اخبارات میں چھپنے والے بعض الزامات کی تردید نہیں کی ــ الزامات کی تفصیل بے شک مختلف ہوگئی ہے لیکن نوعیت ایک ہے کہ ان میں خلافت اور سلسلہ کا احترام نہیں (ادارہ)

چوہدری اسد اللہ خان صاحب کا خط

ربوہ ۶/۱۰/۵۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدنا و امامنا فداک نفسی و روحی سلمکم اللہ تعالیٰ بفضلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے حضور کا یہ ارشاد بھیجا ہے کہ "فیض الرحمٰن فیضی نے سب الزامات کی تردید کی ہے"۔ اور کیا ہمارے پاس ثبوت ہیں سو عرض ہے۔

(۱) فیضی صاحب کو میں مدت سے جانتا ہوں اور اسی وقت سے میں یہ بھی جانتا ہوں کہ یہ خلافت ثانیہ کے متعلق ایسے جذبات کا اظہار کیا کرتے تھے کہ ان میں احترام اور خلوص کا پہلو قریباً قریباً مفقود ہوتا تھا۔ اسکے ثبوت میں میں صرف ایک مثال پیش کرتا ہوں کہ جب اسمبلی کا انتخاب ہوا اور یونیورسٹی کے حلقہ سے خلیفہ شجاع الدین صاحب اور آغائے بیدار بخت بالمقابل امیدوار کھڑے ہوئے۔ تو جماعت نے خلیفہ صاحب کے حق میں فیصلہ کیا تھا۔ خلیفہ صاحب حضور کی خدمت میں ربوہ تشریف لائے تھے۔ اور اس کے بعد جماعت نے ان کے حق میں فیصلہ کیا تھا۔ خلیفہ صاحب حضور کے رشتہ دار تھے اور ہم سب کو اس بات کا احساس تھا۔ اور پھر وہ ربوہ بھی حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ان باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اور خلیفہ صاحب کی ان خدمات کو بھی مدنظر رکھتے ہوئے جو وہ ہندوؤں کے مقابل میں مسلمانوں کی یونیورسٹی میں کیا کرتے تھے۔ ان کے حق میں فیصلہ کیا گیا تھا۔ جب فیضی صاحب کو معلوم ہوا کہ خلیفہ صاحب کے حق میں فیصلہ کیا گیا ہے۔ تو ایک دن وہ مجھے مال روڈ کے وائی ایم سی اے والے چوک میں ملے اور اس موضوع پر قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک باتیں کرتے رہے۔ جن میں انہوں نے باوجود میرے بتا دینے کے کہ حضور کی رائے بھی خلیفہ صاحب کے حق میں ہے۔ فیضی صاحب نے ایسے جذبات کا اظہار کیا۔ جن سے مجھے صدمہ ہوا۔ اور میں نے شدت سے محسوس کیا کہ ان کے دل میں خلافت ثانیہ کا احترام نہیں ہے اور جس شخص کے دل میں حضرت مصلح موعود کا احترام اور آپ کے ساتھ کما حقہ خلوص نہ ہو اسکو جماعت احمدیہ لاہور شہر اپنی جماعت کا فرد تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہے

(۲) فیضی صاحب کے متعلق مکرم مرزا منظور احمد صاحب کا اظہار جو الفضل میں شائع ہوئے کافی دیر ہوچکی ہے۔ اس کی کوئی تردید فیضی صاحب کی طرف سے الفضل میں شائع نہیں ہوئی۔ اب ہمارے ریزولیوشن کے بعد انہوں نے ایک چٹھی الفضل میں شائع کرائی ہے۔ جو آج ربوہ میں میں نے پڑھی ہے۔ اور یا پھر ۱/۱۰/۵۶ کو مجھے یہ لکھا کہ ان کے ساتھ ظلم کیا گیا ہے۔ یہ چٹھی ان کی میں نے حضور کی خدمت میں بھجوا دی ہے۔ یہ چٹھی ان کی ہمارے ریزولیوشن کے شائع ہونیکے بعد کی ہے اس سے پہلے انہوں نے مرزا منظور احمد صاحب کے بیان کی تردید میں کوئی اظہار اپنی طرف سے شائع نہیں کرایا۔ جس سے ہم یہ اندازہ کرنے کے قابل ہوسکتے کہ آیا مرزا منظور احمد صاحب کا اظہار قابل قبول ہے یا فیضی صاحب کی تردید۔ میں مرزا منظور احمد صاحب کو جو

لجنہ اماء اللہ کا اجتماع

۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر بمقام ربوہ

گزشتہ سال جلسہ سالانہ پر لجنہ اماء اللہ کی نمائندگان نے لجنہ اماء اللہ کی شوریٰ میں فیصلہ کیا تھا کہ چونکہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر وقت بہت کم ہوتا ہے۔ اس لئے آئندہ لجنہ اماء اللہ کی مجلس شوریٰ اس موقعہ پر رکھی جائے۔ جن دنوں میں خدام الاحمدیہ کا اجتماع ہوتا ہے۔ تاکہ اطمینان کے ساتھ تمام معاملات زیر غور لائے جاسکیں۔

چنانچہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ۱۹۔۲۰ اور ۲۱ اکتوبر کو جن دنوں میں خدام الاحمدیہ کا اجتماع ہوگا انہی دنوں میں لجنہ اماء اللہ کا بھی اجتماع رکھا جائے۔ گو بہت تنگ وقت میں یہ اعلان کیا جا رہا ہے۔ لیکن امید ہے کہ لجنات اپنی نمائندگان ضرور اس اجتماع میں شمولیت کے لئے بھجوائیں گی۔ لجنات اماء اللہ کی عہدہ داروں کو معلوم ہوگا۔ کہ پچیس ممبرات کی تعداد پر ایک نمائندہ پچاس پر دو، پچھتر پر تین اور سو مستورات پر چار نمائندے بھجوائے جاسکتے ہیں وعلیٰ ھذا القیاس۔ جن لجنات کی تعداد پچیس سے کم ہے وہاں سے ایک نمائندہ آئیگی۔

تمام لجنات کی نمائندگان اپنی سالانہ رپورٹ جو اس سال یکم جنوری سے ۳۰ ستمبر تک کے کاموں پر مشتمل ہوگی ساتھ لائیں نیز لجنہ اماء اللہ کی مجلس شوریٰ میں جو اس موقعہ پر ہوگی پیش کرنے کے لئے تجاویز جلد سے جلد بھجوا دیں۔ اس موقعہ پر کچھ علمی مقابلے بھی منعقد کئے جا رہے ہیں جو قرآن مجید۔ حدیث۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دینی معلومات پر مشتمل ہوں گے۔ نیز تقریروں کے مقابلے بھی ہوں گے۔

نمائندگان کے قیام و طعام کا انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ذمہ ہوگا۔ لیکن آنے والی بہنیں موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔ تمام لجنات کی طرف سے جلد سے جلد اطلاع آجانی چاہیئے۔ کہ ان کی طرف سے کتنی اور کون کون نمائندگان آئیں گی:

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

کافی مدت سے جانتا ہوں اور فیضی صاحب کو بھی اور میں اپنے ذاتی علم کی بناء پر جو مجھے ان دونوں صاحبان کے متعلق ہے یہ کہنے کو تیار ہوں کہ میں دونوں میں سے مرزا منظور احمد صاحب کے اظہار کو تسلیم کرتا ہوں۔ اور جو کوئی بھی ان دونوں صاحبان کو جانتا ہے وہ یقیناً میرا ہم خیال ہوگا۔

(۳) مرزا منظور احمد صاحب کے اظہار کی الفضل میں اشاعت کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ ربہ کا عریضہ جو الفضل میں شائع ہوا ہے اس سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچتا ہے کہ فیضی صاحب نے صاحبزادہ صاحب کے مواجہ میں مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے متعلق نازیبا الفاظ میں گفتگو کی جس کو صاحبزادہ صاحب نے تسلیم فرمایا کہ باوجود ماموں کا داماد ہونے کے انہوں نے فیضی صاحب سے کہہ دیا کہ وہ ان سے کسی قسم کا تعلق رکھنا نہیں چاہتے جو شخص صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے مواجہ میں مرزا ناصر احمد صاحب کے متعلق ایسی نازیبا گفتگو کر سکتا ہے وہ علیحدہ ہو کر جو کچھ کرتا ہوگا اس کا اندازہ کرنا مشکل نہیں اور بہرحال ہم ایسے شخص کو اپنی جماعت کا فرد تسلیم کرنے کو تیار نہیں جو مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے متعلق نازیبا کلمات کہتا ہو ایسا شخص یقیناً اسی ٹولی کا ساتھی ہے جو ایسی باتیں کرتی ہے۔

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب مکرم نہ صرف یہ کہ ہمارے پیارے امام مصلح موعود کی اولاد ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ کی اس دعا کے مصداق ہیں کہ "اک سے ہزار ہوویں" بلکہ اپنی ذات میں دین کے لئے نہایت بشاشت سے قربانی کرنے والے نوجوان ہیں۔ اور ہم میں سے ہر سعید ایمان والے کے لئے قابل صد احترام اور عزت ہیں اور جو ان کے متعلق نازیبا گفتگو کرتا ہے اسے ہم اپنی جماعت کا فرد تسلیم کرنے کو ہرگز تیار نہیں ہیں۔

(۴) مخالف اخبارات میں منافقین کے ساتھیوں کی فہرست میں فیضی صاحب کا نام شائع ہو چکا ہے۔ لیکن باوجود اس کے کہ ان کے سامنے اپنے بڑے بھائی ملک عبدالرحمن صاحب خادم کی مثال موجود تھی۔ کہ انہوں نے اس فہرست میں اپنا نام ہونے سے کس قدر بیزاری اور حضور سے کس قدر اخلاص اور محبت کا اظہار کیا فیضی صاحب بھی ایسا کر سکتے تھے۔ لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ اس لئے ہم حق بجانب ہیں یہ خیال کرنے میں کہ فیضی صاحب کو فہرست میں اپنے نام کے شائع ہونے کا یہ احساس نہیں کہ وہ اس کی تردید شائع کرانا ضروری خیال کریں

کوہستان اخبار نے احمدیوں کے خطوط شائع کئے ہیں۔ چنانچہ ایک صاحب محمد صدیق گکھڑ منڈی کے رہنے والے نے دو دفعہ کوہستان میں خطوط شائع کرائے ہیں اگر فیضی صاحب کو منافقین سے اسی قدر لاتعلقی ہوتی جس کا یہ اظہار کرتے ہیں تو یقیناً یہ اس فہرست میں اپنے نام کی شمولیت کے متعلق تردید شائع کراتے۔ میں شائع کرانے پر اس لئے زور دیتا ہوں کہ ان کا نام شائع تو ہوا اخبار میں اور اپنوں اور بیگانوں سب نے پڑھا لیکن تردید کے لئے اگر انہوں نے حضور کو صرف لکھ دیا ہو۔ تو اس سے ان لوگوں کو کس طرح علم ہو۔ جنہوں نے اخبارات میں ان کا نام بزمرہ مخالفین پڑھا ہو؟

(۵) میں نے عرض کیا ہے کہ فیضی صاحب اگر چاہتے تو جن مخالف اخبارات میں ان کا نام فہرست میں شائع کیا گیا تھا۔ انہی میں تردید چھپوا سکتے تھے۔ لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ اگر وہ یہ کہیں کہ ان کو یہ اندیشہ تھا۔ کہ شائد وہ اخبارات ان کی تردید شائع نہ کریں۔ تو الفضل میں تو یہ تردید شائع کرا ہی سکتے تھے۔ جو اخبار ہمارے ریزولیوشن کے بعد ان کا اظہار شائع کر سکتا ہے۔ وہ اس ریزولیوشن سے پہلے کیوں نہ شائع کرتا۔ لیکن حضور شائع تو وہ کرانے کی کوشش کرتا جو خلافت حقہ کے ساتھ خلوص اور تعلق رکھتا ہو یا خادم صاحب خلوص رکھتے تھے۔ انہوں نے شائع کرا دیا جس نے شائع نہیں کرایا اس کا خلوص اور تعلق معلوم۔

(۶) پھر اگر وہ اپنے طور پر یہ خیال کرتے تھے کہ شائد الفضل بھی ان کے اظہار کو شائع نہ کرے گا تو حضور کے خطبہ جمعہ کے بعد جو حضور نے کوہ مری میں ارشاد فرمایا۔ اور جس میں حضور نے ازراہ کمال شفقت بالکل واضح طور پر ان لوگوں کی راہ نمائی فرما دی تھی فیضی صاحب کو کس بات کا خدشہ تھا؟ کیا اس کے بعد بھی ان کو یہ شبہ ہو سکتا تھا کہ الفضل ان کی تردید شائع نہ کرے گا؟ خطبہ متذکرہ بالا کے بعد بھی ہمارے ریزولیوشن کی اشاعت کے دن تک فیضی صاحب کا تردید شائع نہ کرانا اس امر کا ناقابل تردید ثبوت ہے کہ وہ تردید شائع کرانا نہیں چاہتے تھے۔ ورنہ الفضل کا دروازہ حضور کے خطبہ کے بعد تو بہرحال ان کے لئے کھلا تھا ہمارے ریزولیوشن پر ان کو یقین ہو گیا کہ الفضل ان کا اظہار شائع کر دے گا۔ لیکن حضور کے خطبہ کے باوجود ان کو یہ خیال نہ ہوا؟

(۷) فیضی صاحب نے حضور کی خدمت میں جو دو چٹھیاں بھیجی ہیں۔ ان کی نقول مجھ کو بھی بھیجی تھیں جو میں نے حضور کی خدمت میں بھجوادی ہیں۔ ان میں سے ایک میں انہوں نے حضور کو لکھا ہے کہ ان کی اس سے پہلی چٹھی جو حضور کی خدمت میں انہوں نے بھیجی ہے۔ اس میں انہوں نے بعض نامناسب الفاظ حضور کو لکھے ہیں۔ عجیب کیفیت ہے کہ ہمارے ریزولیوشن کے پاس ہونے پر ان کو معلوم ہو گیا کہ انہوں نے حضور کو "نامناسب الفاظ" لکھے ہیں۔ لیکن وہ الفاظ لکھتے وقت ان کو یہ احساس نہ ہوا۔ کہ وہ کوئی نامناسب الفاظ حضور کو لکھ رہے ہیں۔ نامناسب الفاظ تو نامناسب ہی ہوں گے خواہ وہ کیسے لکھے جائیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ جو شخص ہمارے روحانی باپ کو نامناسب الفاظ لکھے ہم اس کو اپنی جماعت کا فرد تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔

فیضی صاحب کہہ سکتے ہیں کہ ان "نامناسب الفاظ" کے متعلق تو مجھے ریزولیوشن پاس کرنے کے بعد علم ہوا ہے۔ اس لئے یہ ثبوت کس طرح ہوا میں کہوں گا کہ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہم نے فیضی صاحب کے متعلق ان "نامناسب الفاظ" کا علم ہونے سے پہلے ہی وہ ریزولیوشن پاس کر دیا تھا۔ اور اب ہم کو یقین مزید ہو گیا ہے کہ ہم نے فی الواقع ایک نہایت ہی قابل اعتراض شخص کے متعلق وہ ریزولیوشن پاس کیا تھا۔ اور اب تو ہم اور بھی اپنے اس یقین میں مضبوط ہیں کہ فیضی صاحب کو ہم اپنی جماعت کا فرد تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہیں؟

(۸) فیضی صاحب کا رویہ بالکل ویسا ہی ہے جیسا کہ اس ٹولی کے افراد کا ہے معافی بھی مانگنا اور ساتھ ہی اپنا مسلک بھی نہ بدلنا۔ اگر فیضی صاحب ایسے ہی بے لوث اور صاف ہیں۔ تو کیوں انہوں نے مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ ربہ کے اظہار کے متعلق تردید اب بھی شائع نہیں کرائی کم از کم ان کے تاثرات کو تو فیضی صاحب نے تسلیم کر ہی لیا ہے۔ اور کیا ایسے جذبات رکھنے والا شخص بھی کہہ سکتا ہے کہ اس کے متعلق جماعت لاہور نے جو یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم اسے اپنی جماعت کا فرد تسلیم کرنے کو تیار نہیں یہ درست نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کا ہر فرد جماعت کے ہر فرد کے لئے واجب الاحترام ہے اور جو شخص مکرم مرزا ناصر احمد صاحب جیسے خادم اسلام کے متعلق گستاخانہ اور قابل صد اعتراض رویہ رکھ سکتا ہے وہ کس طرح یہ حق رکھتا ہے کہ وہ یہ شکایت کرے کہ اس کے ساتھ کوئی سختی کی گئی ہے۔ جماعت لاہور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حفظ مراتب کرتی ہے۔ اور جو شخص ایسا نہیں کرتا۔ ہم اس کو اپنی جماعت کا فرد تسلیم کرنے کو تیار نہیں۔

(۹) سیدی ۲۱-۵۶ کے بعد بالخصوص ان حضرات کو احساس ہونا شروع ہو گیا ہے۔ کہ ان کے متعلق سخت اقدام کیا گیا ہے۔ اور اب انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے۔ کہ ان کے متعلق غلطی یا غلط فہمی ہوئی ہے۔ جماعت لاہور کو ان صاحبان کے متعلق کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی۔ جماعت لاہور نے ایسے ہی صاحبان کے متعلق ریزولیشن پاس کیا ہے جن کے متعلق اخبارات میں اشاعت ہوئی اور انہوں نے اپنی پوزیشن جماعت لاہور کے نزدیک تسلی بخش طور پر صاف نہ کی۔ اب فیضی صاحب اور لطیف بیگم پوری نے کہنا شروع کر دیا ہے۔ کہ ان کے متعلق ریزولیوشن درست نہیں۔ فیضی صاحب کہتے ہیں کہ ان کا منافق ٹولی سے کوئی تعلق نہیں۔ اور کہ انہوں نے ان میں سے بعض افراد کو کبھی دیکھا تک نہیں۔ کیا وہ یہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ انہوں نے اپنے دونوں بھائیوں کو بھی نہیں دیکھا؟ اور کہ انہوں نے ان کے متعلق بھی یہ نہیں سنا۔ کہ ان کا تعلق اس ٹولی سے ہے؟ اگر ان کو یقیناً یہ معلوم ہونا چاہیئے اور معلوم ہوگا۔ تو کیا انہوں نے ان سے بھی بیزاری کا اعلان کیا۔ کیا انہوں نے "الفضل" میں نہیں دیکھا کہ

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جامعہ احمدیہ ربوہ میں آئندہ کے لئے داخلہ کا معیار پرائمری مقرر فرمایا ہے۔ پرائمری سے اوپر کے طلبہ بھی اپنے اپنے معیار قابلیت کے مطابق مناسب درجہ میں لئے جا سکیں گے۔ نصاب سات سالہ ہوگا۔ جو احباب اپنے بچوں کو تبلیغ دین کے لئے تیار کرنا چاہتے ہیں انہیں ۳۱ اکتوبر ۵۶ء تک اپنے بچوں کی درخواستیں پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ کو بھیج دینی چاہئیں۔

درخواست کنندہ طلباء میں سے وہ داخل ہو سکیں گے جو خوشخطی اور املاء لکھنے میں کامیاب ہوں گے۔ یکم نومبر کو ایسے طلبہ کو امتحان کے لئے جامعہ احمدیہ میں پہنچ جانا چاہئے۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

کرا فسر رکھا منافق اور یونس ملتانی کے رشتہ داروں نے ان کے متعلق بیزاری کا اعلان کیا۔ اور غلام رسول ۳۵ کے رشتہ داروں نے اس سے بیزاری کا اعلان کیا؟ پھر جب خادم صاحب مکرم نے بھی یہ اعلان کیا کہ وہ ان تمام فتنہ پردازوں سے بیزاری کا اعلان کرتے ہیں۔ پھر بھی ان کو احساس نہ ہوا۔ یقیناً ہوا ہوگا۔ لیکن خادم صاحب مکرم واقعی بیزار ہوں گے اس لئے انہوں نے اعلان کر دیا۔ فیضی صاحب نے اعلان نہیں کیا۔ جس سے سوائے اس کے اور کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا کہ یہ بیزار نہیں تھے۔ اور جو شخص ایسے فتنہ پردازوں سے بیزار نہیں وہ جماعت احمدیہ لاہور کا فرد تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔

خادم صاحب مکرم تو اپنے ان بھائیوں کے متعلق یہ بھی کہہ سکتے تھے کہ وہ چونکہ گجرات میں نہیں اسلئے وہ ان سے بیزاری کا اعلان کیوں کریں (گو انہوں نے ایسا نہیں کیا) لیکن فیضی صاحب تو یہ بھی نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ فیضی صاحب اور ان کے دونوں بھائی (جن کی طرف سے ابھی تک کوئی مخلصانہ اقدام نہیں کیا گیا) تو لاہور میں ہی رہتے ہیں۔ اس لئے ان پر تو بدرجہ اولیٰ یہ ذمہ داری تھی کہ اگر وہ واقعی ان سے بیزار تھے تو بیزاری کا اعلان کرتے اور اگر فیضی صاحب ان سے بیزار نہیں تھے تو جماعت لاہور نے کیا زیادتی کی ہے جو ان کو ان کے بھائیوں کا ہم خیال گردانتے ہوئے ان کے متعلق یہ ریزولیوشن پاس کر دیا کہ اس قسم کے لوگ ہماری جماعت کے فرد تسلیم نہیں کئے جا سکتے؟

فیضی صاحب یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ اپنے دو بھائیوں کے متعلق کسی شبہ میں تھے۔ کیونکہ اگر ان کے متعلق وہ کسی شبہ میں ہوتے تو ان کا فرض تھا کہ جس طرح انہوں نے اپنے متعلق ہمارے ریزولیوشن پر اعتراض کیا ہے اپنے دونوں معصوم بھائیوں کے متعلق بھی اسی طرح احتجاج کرتے۔ ان کا اپنے بھائیوں کو اس احتجاج میں شامل نہ کرنا ثابت کرتا ہے کہ ان کو اپنے ان دونوں برادران کے متعلق یقین ہے کہ وہ بہرحال منافقین کے شریک کار ہیں اس حالت میں ان کا اپنے بھائیوں سے بیزاری کا اعلان نہ کرنا ثابت کرتا ہے کہ یہ بھی ان کے مؤید تھے اور اب جبکہ جماعت لاہور نے ریزولیوشن پاس کر کے فیضی صاحب اور ان کی قماش کے لوگوں سے اپنی صفوں کو صاف کیا ہے تو ان سب کو یہ احساس ہونا شروع ہو گیا ہے کہ ان سے زیادتی ہوئی ہے

میرا یقین ہے کہ یہ لوگ چونکہ اپنے اٹھائے ہوئے فتنہ کی ناکامی کے متعلق کوئی شبہ کی گنجائش نہیں دیکھتے اس لئے اب انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ ہم تو ان لوگوں کے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں رکھتے تھے اور جو تعلق کا انکار نہیں کر سکتے وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم تو ان کی اصلاح کرنے کے لئے ان کے ساتھ تعلق رکھتے تھے۔ جو تعلق نہیں رکھتے تھے ان کے بے تعلق ہونے پر یقین کرنے کی بھی کوئی وجہ نہیں اور جو اصلاح کرنے کی غرض سے تعلق رکھنا بتاتے ہیں ان کی اصلاح کرنے سے جو نتیجہ برآمد ہوا ہے۔ وہ وہی ہینڈبل اور چٹھیاں ہیں۔ جو اخبارات میں ابھی تک چھپ رہی ہیں۔

سیدی! ہمارے ریزولیوشن کے بعد ان حضرات کو کیوں یہ احساس پیدا ہو رہا ہے کہ جماعت کے افراد ہونا ان کے لئے ضروری ہے۔ اس سے پہلے تو ان کو یہ احساس اس شدت سے نہیں تھا۔ کیا اس کی یہ وجہ تو نہیں کہ افراد جماعت ہوتے ہوئے یہ اپنے مقصد کو حل کرنے کے لئے کوئی مزید موقعہ ڈھونڈ سکیں گے لیکن اگر کوئی جماعت انہیں اپنی جماعت کے افراد تسلیم نہ کرے تو ان کے لئے کوئی گنجائش باقی نہ رہے گی۔

سیدی! میں بصد ادب عرض کروں گا کہ اب جبکہ حضور نے جماعت کے جسم کو اس فاسد مادہ سے پاک کرنے کے لئے نہایت ہی مناسب اور موزوں قدم اٹھایا ہے تو ان کی بے معنی تردیدوں کو اس سے بڑھ کر وقعت نہ دی جائے جس کی وہ مستحق ہیں۔

فیضی صاحب اور ان کی قماش کے بزرگ کیا یہ بتا سکتے ہیں کہ آخر انہوں نے جماعت لاہور کے ساتھ اس سے پہلے کونسا رشتہ استوار کیا ہوا تھا جو اس ریزولیوشن سے ان کو تکلیف ہوئی ہو؟

مجھے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ لاہور کا امیر جماعت بنے چوتھا سال جا رہا ہے میں نے تو فیضی صاحب کے متعلق کبھی ایک دفعہ بھی نہیں سنا کہ ان کا جماعت کے ساتھ کوئی تعلق ہے۔ نہ کبھی میں نے ان کو نماز جمعہ میں دیکھا ہے نہ کسی جماعتی اجتماع کے موقعہ پر حتیٰ کہ عیدین کے موقعہ پر بھی میں نے ان کو کبھی نہیں دیکھا۔ سیرۃ النبی کے جلسوں پر بھی نہیں دیکھا آخر وہ یہ تو الفضل میں پڑھتے ہی ہوں گے کہ فلاں تاریخ کو سیرۃ کا جلسہ ہے فلاں تاریخ کو تحریک جدید کا جلسہ ہے وغیرہ۔ کبھی تو یہ بھی کسی جماعتی کام میں حصہ لیتے فیضی صاحب نے اپنے عقائد الفضل میں شائع ہونے والی چٹھی میں لکھے ہیں ہونگے ان کے یہ عقائد ہم کو ان کے آج کے عقائد سے تو بحث نہیں۔ ہم تو یہ جانتے ہیں کہ ان کا اب تک کا رویہ جماعت لاہور کے نزدیک ایسا رہا ہے کہ جماعت لاہور ان کو اپنی جماعت کا فرد تسلیم کرنے کو تیار نہیں اگر یہ حضور کی تسلی کرا دیں کہ یہ ان تمام الزامات سے بری ہیں جو ان پر مکرم مرزا منظور احمد صاحب اور مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ ربہ کے اظہارات میں آ چکے ہیں۔ تو جماعت لاہور ان کے متعلق غور کرے گی ورنہ جو شخص ہمارے پیارے آقا اور روحانی باپ کے متعلق یہ کہتا ہو کہ سیدی ولی اللہ شاہ صاحب اور مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ ربہ کو اس لئے پاکستان سے باہر بھیجا گیا ہے تاکہ خلافت کے زیادہ حقدار میدان سے نکل جائیں اور میدان خلافت کے لئے صاف ہو جائے اس شخص کو جماعت لاہور کبھی بھی اپنا فرد تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہو سکتی۔ ہاں اگر حضور ان کو بری فرما دیں یا معاف فرما دیں تو حضور کے غلام حضور کے فیصلہ کو سر آنکھوں پر رکھیں گے۔ ورنہ ان خالی خولی احتجاجوں کو ہم کوئی وقعت دینے کو تیار نہیں۔ جو کچھ ان لوگوں نے اخبارات میں چھپوایا ہے اور جس طرح انہوں نے ہر صالح ایمان والے کے دل کو چھلنی کیا ہے۔ ہم تو ان لوگوں کے نزدیک تک جانا پسند نہیں کرتے۔

سیدی! میں نے ان سطور میں صرف اپنے خیالات اور جذبات کا اظہار ہی نہیں کیا بلکہ جماعت احمدیہ لاہور کے ہر فرد کے خیالات اور جذبات کا اظہار کیا ہے۔ اور میں حضور کو یقین دلاتا ہوں کہ جماعت احمدیہ لاہور کا ہر فرد حضور کا غلام اور مخلص خادم ہے اور حضور کی غلامی میں ہی اپنی بھلائی اور نجات یقین کرتا ہے اور اس جماعت کے کسی فرد کو کوئی غلام رسول ۳۵ اور کوئی فیضی اور کوئی عبدالوہاب اور کوئی اسی قسم کا سوسہ پرداز جادۂ استقامت سے ہٹا نہیں سکتا۔ یہ لوگ اپنی ناکامی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور اس کوشش میں ہیں کہ پھر سے جماعت میں گھس کر پھر ڈسنے کا موقعہ پیدا کریں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ارادوں سے جماعت کو محفوظ فرمائے اور اگر یہ لوگ صدق دل سے توبہ کریں تو ان کو معاف فرما دے۔ ورنہ یہ لوگ ایسی جگہ جا چکے ہیں۔ کہ ان کا مقصد سے واپس آنا بظاہر حالات ممکن نہیں اور ان کی واپس آنے کی موجودہ کوشش ایک چال معلوم ہوتی ہے واللہ اعلم ہو سکتا ہے کوئی بات اس وقت ذہن سے اتر گئی ہو اگر بعد میں یاد آگئی تو پھر حضرت اقدس میں تحریر کر دی جائیگی۔ بہرحال ہمیں تسلی ہے کہ ہم نے حقائق کی روشنی میں ریزولیوشن زیر بحث پاس کیا تھا نہ کہ کسی ذاتی جذبہ سے متأثر ہو کر

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور کو لمبی صحت والی اور کام کرنے والی زندگی عطا فرما دے آمین۔ اور ہمیں حضور کے حقیقی خادم اور غلام بننے کی توفیق وافر عطا فرما دے۔ آمین۔

حضور! جماعت احمدیہ لاہور کے لئے دعا کی عرض ہے کہ حضور دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے تمام افراد کو دین کی خدمت کی توفیق وافر عطا فرما دے۔ آمین اور حضور کے مقدس وجود سے بے انداز برکات حاصل کرنے کی توفیق عطا فرما دے کہ اس زمانہ میں حضور کے دامن اقدس سے وابستہ ہونے میں ہی اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کا راز مضمر ہے آمین یا ارحم الراحمین۔ والسلام

حضور کی دعاؤں کا سخت محتاج غلام زادہ حقیر
اسد اللہ خاں امیر جماعت احمدیہ۔ لاہور

مجالس خدام الاحمدیہ کی توجہ کے لئے ضروری اعلان

چندہ تحریک جدید کی وصولی کے ہفتہ کا اعلان ویسے تو بروقت بھجوایا گیا تھا لیکن اخبار میں وقت پر نہیں چھپ سکا۔ اس لئے جن مجالس کو یہ اعلان دیر سے پہنچے ان کو چاہیئے کہ وہ ان تاریخوں میں مناسب حال تبدیلی کر لیں اور اپنی اپنی جگہوں پر وصولی کا کام شروع کر دیں۔ اور اپنی کارروائی سے مرکزی دفتر مجلس خدام الاحمدیہ کو اطلاع کریں۔ اس سال اول آنے والی مجلس کو خوشنودی کا سرٹیفکیٹ بھی دیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ

مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

ضروری اعلان

اکتوبر کے آخر تک مالی سال کا نصف ختم ہو جائے گا۔ اس عرصہ کے اندر اندر کم از کم نصف بجٹ کی وصولی لازمی ہے۔ صدران جماعت و عہدیداران مال مہربانی کر کے خاص طور پر توجہ فرمائیں۔ اگر کوئی کمی باقی رہ گئی ہو تو اکتوبر کے کچھ دن ابھی باقی ہیں ان ایام میں پوری جدوجہد فرمائیں اور اپنی جماعت کی وصول اور بقایا کا محاسبہ کریں۔

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق بذریعہ اخبار الفضل احباب کو توجہ دلائی جا رہی ہے۔ جلسہ سالانہ میں اب بہت تھوڑا وقت باقی رہ گیا ہے۔ جلسہ کے اخراجات کے لئے جلسہ سے پہلے رقم کا مہیا ہونا ضروری ہے لہٰذا سیکرٹریان مال مہربانی کر کے دسمبر سے پہلے پہلے چندہ جلسہ سالانہ کے بجٹ کی پوری وصول کرنے کی کوشش فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

ناظر بیت المال ربوہ

چندہ عام وحصہ آمد کی پہلے پانچ ماہ کی وصولی

نیچے مختلف اضلاع اور کمشنریوں کی طرف سے چندہ عام وحصہ آمد کی وصولی کا نقشہ درج ہے اس سے احباب اندازہ لگا سکتے ہیں کہ بقیہ سال میں بجٹ پورا کرنے کے لئے احباب کو بھی اور عہدیداران کو بھی کتنی کوشش اور محنت کی ضرورت ہے۔ احباب کو یہ بات کبھی نہیں بھولنی چاہیئے کہ پچھلے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے چندے بڑھانے کا ارشاد فرمایا تھا اور اس کی تعمیل کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔

چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی نہیں دکھائی گئی۔ کیونکہ اس میں ابھی تک بہت کم رقم وصول ہوئی ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اب اس چندہ کی وصولی کی طرف خاص طور پر توجہ فرمائیں۔ (ناظر بیت المال)

نمبر شمار	نام جماعت	فی صدی وصولی: بلحاظ صرف بجٹ سال رواں	فی صدی وصولی: بلحاظ بجٹ و بقایا سابقہ
۱	ضلع ہزارہ	۱۲۱ء۶	۴۷ء۳
۲	ضلع کوہاٹ	۱۰۷ء۰	۵۵ء۴
۳	آزاد کشمیر	۹۲ء۷	۶۳ء۶
۴	ڈویژن خیرپور	۸۶ء۹	۵۴ء۸
۵	ضلع بنوں	۸۱ء۸	۵۶ء۰
۶	ضلع لاہور	۹۰ء۰	۴۲ء۰
۷	ضلع مردان	۹۵ء۳	۳۶ء۷
۸	ضلع جھنگ	۷۱ء۵	۵۹ء۰
۹	ضلع گجرات	۸۳ء۶	۴۱ء۲
۱۰	ضلع سیالکوٹ	۸۰ء۸	۴۱ء۵
۱۱	ضلع مظفرگڑھ	۶۷ء۶	۵۲ء۳
۱۲	کراچی	۵۸ء۱	۵۸ء۱
۱۳	ضلع رحیم یار خاں	۷۹ء۰	۳۵ء۱
۱۴	ضلع سرگودھا	۷۶ء۸	۳۵ء۲

انصار کا پاکستان میں دوسرا سالانہ اجتماع

اور اس کے متعلق ضروری ہدایات زعماء صاحبان کے لئے

بتاریخ ۲۶-۲۷ اکتوبر بروز جمعہ و ہفتہ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی منظوری سے ربوہ میں انصار کا دوسرا سالانہ اجتماع ہو رہا ہے انشاء اللہ تعالیٰ

اس کے متعلق ذیل میں ضروری ہدایات دی جا رہی ہیں۔ امید ہے عہدہ داران انصار و اراکین اس کی پوری پابندی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

(۱) مجالس انصار کی طرف سے مندرجہ ذیل نسبت سے نمائندے منتخب اور تجویز کر کے جلد از جلد ان کے اسمار گرامی مرکزیہ دفتر میں بھجوائے جائیں۔

(الف) ہر ایسی مجلس انصار جس کے رکن ۲۰ سے کم ہوں صرف ایک نمائندہ منتخب شدہ بھیجے گی۔

(ب) ہر ایسی مجلس انصار جس کے رکن ۲۰ ہوں ایک نمائندہ منتخب شدہ اور اس مجلس کا زعیم بلحاظ عہدہ بغیر انتخاب نمائندہ ہو گا۔

(ج) ہر ایسی مجلس جس کے اراکین کی تعداد ۲۰ سے زائد ہو بیس یا اس کی جزو پر ایک ایک نمائندہ زائد ہوتا چلا جائے گا۔

(د) ایسی بڑی مجالس انصار جہاں زعیم اعلےٰ بھی مقرر ہو تو زعیم اعلےٰ بھی بغیر انتخاب مجلس کا نمائندہ ہو گا۔

(ہ) ضلعوار نظام کے ماتحت جہاں پر زعیم و نائب زعیم انصار ضلع مقرر ہو چکے ہیں۔ ایسے زعیم و نائب زعیم انصار ضلع دونوں کو بلحاظ عہدہ اجتماع انصار میں نمائندگی کا استحقاق حاصل ہو گا۔

(۲) تنظیم انصار کے سلسلہ میں اگر کوئی تجویز بھجوانی ہو تو مقامی مجلس انصاراللہ میں پیش کر کے جلد از جلد دفتر مرکزیہ مجلس انصاراللہ میں بھجوا دی جائے تاکہ مجلس انصاراللہ مرکزیہ بعد غور اسے ایجنڈا میں درج کر سکے۔

(۳) اس دفعہ بھی اجتماع کے موقع پر انعامی تقریری مقابلہ ہو گا۔ اس تقریری مقابلہ میں جو صاحب شمولیت کرنا چاہیں وہ اپنے اسمائے گرامی سے دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔

(۴) اجتماع میں شامل ہونے والوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ موسم کے لحاظ سے مناسب بستر ہمراہ لائیں۔ آخر اکتوبر میں کافی خنکی ہو جایا کرتی ہے

قائد عمومی مرکزیہ مجلس انصاراللہ ربوہ

درخواست دعا۔ بندہ تعلیم یافتہ اور تجربہ کار ہے مگر بے کار ہے۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ جلد از جلد روزگار عطا فرمائے۔

تسلیم محمود معرفت احمدیہ لائبریری لائلپور

نمبر شمار	نام جماعت	فی صدی وصولی: بلحاظ صرف بجٹ سال رواں	فی صدی وصولی: بلحاظ بجٹ و بقایا سابقہ
۱۵	ضلع منٹگمری	۶۴ء۳	۴۶ء۵
۱۶	ضلع بہاولپور	۷۳ء۱	۳۶ء۳
۱۷	ضلع لائلپور	۷۵ء۶	۳۱ء۴
۱۸	ضلع اٹک	۶۲ء۵	۳۸ء۴
۱۹	ضلع پشاور	۶۶ء۲	۳۹ء۸
۲۰	ضلع گوجرانوالہ	۷۰ء۲	۳۰ء۵
۲۱	ضلع ڈیرہ غازیخاں	۶۵ء۱	۳۴ء۲
۲۲	ضلع راولپنڈی	۶۰ء۵	۳۳ء۴
۲۳	ڈویژن حیدرآباد	۶۱ء۸	۳۱ء۷
۲۴	ضلع میانوالی	۵۶ء۶	۳۵ء۰
۲۵	ڈویژن کوئٹہ وقلات	۵۲ء۷	۳۶ء۹
۲۶	ضلع جہلم	۵۸ء۸	۲۹ء۷
۲۷	ضلع بہاولنگر	۶۴ء۸	۲۰ء۰
۲۸	ضلع ملتان	۵۲ء۶	۲۹ء۱
۲۹	ضلع شیخوپورہ	۵۰ء۴	۲۹ء۲
۳۰	ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں	۴۳ء۰	۳۴ء۰

میثاقِ بغداد کو ختم کر دینے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا

اس میں فرانس کی شرکت کے امکان کا پاکستان کو کوئی علم نہیں

کراچی ۹ اکتوبر - یہاں سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ پاکستان کو اس کا کوئی علم نہیں ہے کہ برطانوی وزیر اعظم سر انتھنی ایڈن اور فرانسیسی وزیر اعظم موسیو گائی مولے میں اس امکان پر بات چیت ہوئی ہے کہ فرانس میثاق بغداد میں شریک ہو جائے۔

لنڈن اور فرانس سے حال میں جو اطلاعات موصول ہوئی تھیں ان میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا تھا کہ میثاق بغداد میں شاید فرانس بھی شریک ہو جائے۔ سر انتھنی ایڈن اور برطانوی وزیر خارجہ مسٹر سلون لائیڈ کے حالیہ سفر پیرس سے اس قیاس کو تقویت پہنچی ہے۔

دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ اسے اس طرح کسی تحریک کا کوئی علم نہیں ہے لیکن فرانس اس میثاق میں شریک ہونا چاہتا ہے تو اسے میثاق کی کونسل سے باقاعدہ درخواست کرنا ہوگی۔

ترجمان نے اس خیال کی تردید کی کہ سویز کے تنازعہ نے میثاق کو کمزور کر دیا ہے اس نے یہ بھی کہا کہ میثاق کو ختم کر دینے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔

ترجمان سے جب اس خیال پر اظہار رائے کو کہا گیا کہ میثاق بغداد کے ارکان میں سویز کے مسئلہ پر اختلاف رائے موجود ہے۔ ترجمان نے جواب دیا کہ سویز کے تنازعہ سے میثاق کا کوئی تعلق نہیں ہے اس مسئلہ میں ہر ملک کو اپنا طریق عمل خود اپنی رائے کے مطابق طے کرنا ہوگا۔

ترجمان سے یہ بھی دریافت کیا گیا کہ معاہدہ بغداد کے وزراء کے اس اجلاس میں جو آئندہ سال جنوری میں کراچی میں منعقد ہوگا۔ سویز کے مسئلہ پر بھی بحث کی جائے گی یا نہیں؟ ترجمان نے کہا کہ ابھی تک ہمیں اس اجلاس کا ایجنڈا معلوم نہیں ہے۔ لیکن ہم اس میں دنیا کے ہر سوال پر بحث کر سکتے ہیں۔

فرانس اور بھارت کی سازباز

دفتر خارجہ کے ترجمان سے پاکستان کے وزیر خارجہ ملک فیروز خان نون کے اس حالیہ بیان پر تبصرہ کرنے کو کہا گیا جس میں انہوں نے شک ظاہر کیا ہے کہ فرانس اور بھارت نے آپس میں سودا کر لیا ہے . . . . ہے۔ اور ان میں یہ طے پایا ہے کہ بھارت الجزائر کے معاملے میں فرانس کی تائید کرے گا بشرطیکہ وہ کشمیر کے مسئلہ میں بھارتی موقف کی حمایت کرے۔ اس استفسار کے جواب میں ترجمان نے افریشیائی گروپ میں بھارت کے رویہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ گذشتہ سال بھارت نے اس خط پر دستخط کئے تھے جو اقوام متحدہ کے صدر کو بھیجا گیا تھا۔ لیکن اس سال بھارت نے اس خط پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ جس میں اقوام متحدہ سے الجزائر کے مسئلہ پر غور کرنے کی درخواست کی گئی تھی۔ ترجمان نے کہا کہ اس رویہ سے شک ضرور پیدا ہوتا ہے کہ بھارت اور فرانس نے سازباز کر لی ہے۔

ترجمان سے جب یہ معلوم کرنے پر اصرار کیا گیا کہ کیا اس کی تصدیق حقائق سے بھی ہوتی ہے یا یہ محض ایک شک ہے تو ترجمان نے کہا کہ حقائق کو کبھی کبھی صیغہ راز میں بھی رکھنا ہوتا ہے۔

درخواست دعا

میرے خسر صاحب محترم حافظ محمود الحق صاحب کپورتھلوی عرصہ ڈیڑھ ماہ سے عرق النساء کی تکلیف سے سخت بیمار ہیں۔ چلنے پھرنے سے لاچار ہیں۔ عاجزانہ طور پر التجا ہے کہ بزرگان سلسلہ درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

میاں عبد الرحمن عابد ۱۲/ ابیڈن روڈ کراچی

بحیرۂ روم میں روسی خطرہ

لنڈن ۹ اکتوبر "ڈیلی ٹیلیگراف" نے آج لکھا ہے کہ بحیرۂ روم میں روسی طاقت کی توسیع سویز کے تنازعہ کے سلسلے میں ایک طویل المیعاد اور حقیقی خطرہ ہے۔

اخبار نے لکھا ہے کہ ان دنوں ناصر کا پلہ کتنا بھی بھاری کیوں نہ دکھائی دیتا ہو۔ لیکن وہ اتنی طاقت کے مالک نہیں ہیں کہ مغربی اثر کے اٹھ جانے سے پیدا ہونے والے خلا کو اپنی طاقت سے پُر کر سکیں۔ اخبار نے ان لوگوں کو کوتاہ بین قرار دیا۔ جو مسئلہ سویز کو محض قومی فرمانروائی اور ایک بین الاقوامی آبی شاہراہ کی تنظیم کا معاملہ قرار دیتے ہوئے اس پر بحث کرتے ہیں۔ اخبار نے اس بات پر حیرت کا اظہار کیا ہے کہ امریکہ جو اپنی حدود کے اندر اشتراکیت کے بارے میں بڑا ذکی الحس ہے۔ ملک سے باہر بہت بڑے علاقے میں کمیونزم کے جراثیم پھیلنے کا احساس تک نہیں کر رہا ہے۔

عرب معاہدہ صلح کو ختم کر دیں گے؟

بیروت ۹ اکتوبر تجویز کیا گیا ہے۔ کہ مصر، شام، لبنان اور اردن اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ڈاگ ہمرشولڈ کو مطلع کر دیں کہ اگر اسرائیل نے عرب سرحدوں پر اپنے حملے جاری رکھے تو وہ اپنے آپ کو جنگ بندی کے معاہدہ کے پابند تصور نہیں کریں گے۔

یہ تجویز لبنان، شام اور اردن کے ایک اجلاس میں پیش کی گئی ہے۔ جو اردن کی سرحدوں پر اسرائیل کی حالیہ جارحانہ کارروائیوں سے پیدا شدہ صورت حال پر غور کرنے کے لئے منعقد کیا گیا تھا۔

دعائے مغفرت

میرے پیارے والد صاحب شیخ مہرداد محمد صاحب اور سیر دفتر ڈپٹی کسٹوڈین مورخہ ۲۵ اور ۲۶ ستمبر ۱۹۵۶ء کی درمیانی شب کو تقریباً دو بجے نوابشاہ میں بعارضہ بخار رحلت فرما کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے۔ نہایت افسوس ہے کہ افراد خانہ میں سے کوئی بھی ان کے پاس نہ تھا۔ نوابشاہ کی جماعت نے جو کہ چند افراد پر مشتمل ہے انہوں نے ان کو ایک سال کے لئے امانتاً وہاں دفن کر دیا۔ تمام جماعتوں سے استدعا ہے کہ مرحوم کی غائبانہ نماز جنازہ ادا فرما کر اس عاجز کو مشکور و ممنون فرما دیں۔

خاکسار افتخار الرسول شیخ احمدی [illegible]

اعانت الفضل

جماعت احمدیہ چک ۸۸ جھنگ برانچ ضلع لائلپور کے مندرجہ ذیل اصحاب نے پانچ پانچ روپے عطا کر کے سال سال بھر کے لئے مناسب پتوں پر خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے الفضل کی اعانت فرمائی ہے۔ خدا تعالیٰ ان سب احباب کو عمدہ اجر دے۔ ان کے اموال میں برکت ڈالے اور دین اور دنیا میں کامیابی اور فراخی بخشے۔ آمین

(۱) چوہدری غلام حسین خانصاحب
(۲) چوہدری رشید احمد صاحب باجوہ
(۳) چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ
(۴) چوہدری عبد الرحمن خانصاحب آف کریام
(۵) چوہدری رشید احمد خانصاحب آف پھگلانہ
(۶) چوہدری عنایت اللہ صاحب
(۷) چوہدری عبد الرحمن خانصاحب آف اہرانہ

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل دوستوں نے بھی الفضل کی اعانت میں حصہ لیا۔

چوہدری عبد اللہ خانصاحب ۲/-/- چوہدری برکت علی خانصاحب ۱/-/- چوہدری بوٹے خاں صاحب ۱/-/- اور چوہدری نصیر احمد خاں صاحب ۱/-/-

اسی طرح چک ۸۹ سرشمیر کے ڈاکٹر نثار احمد صاحب وقتاً جو اس سے پہلے ۳/-/- روپے عطا کر چکے ہیں انہوں نے مزید ۲/-/- روپے عطا کئے نیز چک ۸۹ دتن کے مندرجہ ذیل دوستوں نے بھی اعانت فرمائی۔ چوہدری رحمت اللہ صاحب ۲/-/-۔ چوہدری نبی بخش صاحب ۲/-/- چوہدری نعمت اللہ صاحب ۲/-/- میاں محمود دین صاحب ۱/-/- چوہدری علی محمد صاحب ۱/-/- چوہدری احمد دین صاحب ۱/-/- چوہدری محمد بخش صاحب ۱/-/- چوہدری محمد سلیم صاحب ۱/-/- چوہدری قادر بخش صاحب ۱/-/- چوہدری محمد عبد اللہ صاحب ۱/-/- چوہدری عبد الوہاب صاحب ۱/-/- اور چوہدری ذکاء اللہ صاحب ۱/-/-

احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں

(مینیجر الفضل ربوہ)

ری پبلکن پارٹی قومی اسمبلی میں جداگانہ طریق انتخاب کی حمایت کریگی

ہم طریق انتخاب کے متعلق صوبائی اسمبلی کی قرارداد کے پابند ہیں (ڈاکٹر خانصاحب)

لاہور ۹ اکتوبر وزیر اعلےٰ مغربی پاکستان ڈاکٹر خان صاحب نے غیر مبہم الفاظ میں اعلان کیا ہے ری پبلکن پارٹی مرکزی پارلیمنٹ میں جداگانہ طریق انتخاب کی حمایت کرے گی

ڈاکٹر خان صاحب نے کل سہ پہر ایک بیان میں کہا کہ "مغربی پاکستان کی قانون ساز اسمبلی اپنے پچھلے اجلاس میں ایک قرار داد منظور کر چکی ہے۔ جس میں قومی اسمبلی سے سفارش کی گئی تھی کہ آئندہ پاکستان میں انتخابات جداگانہ طریق انتخاب کے اصول پر ہوں اور ہم اس قرارداد کے پابند ہیں۔ اسلئے جہاں تک طریق انتخاب کا تعلق ہے ری پبلک پارٹی کے رویے کے بارے میں کوئی شبہ نہیں ہونا چاہیئے"۔ ڈاکٹر خانصاحب نے کہا "میرا عقیدہ ہمیشہ یہ رہا ہے کہ تمام سیاسی مسائل میں رائے عامہ کا پورا احترام کرنا چاہیئے اور عوام سے پوچھے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہیئے۔ جمہوری نظام میں رائے عامہ کو بہرحال فوقیت دی جانی چاہیئے"

وزیر اعلےٰ مغربی پاکستان آج صبح ڈھاکہ پہنچ گئے ہیں۔ جہاں آپ قومی اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کریں گے۔ ڈاکٹر خانصاحب کے ہمراہ ان کی کابینہ کے ارکان سردار عبدالرشید خان۔ خان افتخار حسین خان ممدوٹ۔ سید عابد حسین شاہ۔ سردار عبدالحمید دستی۔ مسٹر ممتاز حسن قزلباش اور قومی اسمبلی کے رکن مسٹر بلخ شیر فرازی مسٹر مظفر علی قزلباش۔ میاں عبدالباری والی سوات خان جہاں زیب خاں اور چوہدری عبدالسلام بھی اسی طیارے سے ڈھاکہ گئے ہیں۔

گورنر مغربی پاکستان ڈھاکہ پہنچ گئے

ڈھاکہ۔ ۹ اکتوبر گورنر مغربی پاکستان میاں مشتاق احمد گورمانی کل تیسرے پہر انٹرنیشنل ایئرویز کے ایک خاص طیارے سے ڈھاکہ پہنچ گئے

سہروردی مخلوط پارٹی کے لیڈر چن لئے گئے

ڈھاکہ ۹ اکتوبر۔ کل یہاں ری پبلکن عوامی لیگ کولیشن پارٹی کے اجلاس میں وزیر اعظم مسٹر سہروردی کو پارٹی کا لیڈر اور مرکزی وزیر اطلاعات و نشریات سردار امیر اعظم کو سیکرٹری منتخب کر لیا گیا۔ اجلاس میں طریق انتخاب کے مسئلہ پر غور نہیں کیا گیا۔ ۲۴۰ ارکان اجلاس میں موجود تھے۔ مخلوط پارٹی کا اجلاس آج پھر مشرقی پاکستان اسمبلی کمیٹی روم میں ساڑھے گیارہ بجے ہو رہا ہے۔

ڈاک کے یادگاری ٹکٹ

کراچی ۹ اکتوبر حکومت پاکستان قومی اسمبلی کے اجلاس ڈھاکہ کے یادگاری ٹکٹ جاری کر رہی ہے۔ یہ ٹکٹ ڈیڑھ آنہ۔ دو آنہ اور ۱۲ آنہ کی مالیت کے ہوں گے۔ اور ۱۴ فروری ۵۷ء تک پاکستان کے تمام ڈاک خانوں سے دستیاب ہو سکیں گے۔ یہ ٹکٹ بیرونی ممالک میں پاکستان کے سفارتی دفاتر سے بھی مل سکیں گے

سپریم کورٹ کا اجلاس ڈھاکہ

لاہور ۹ اکتوبر۔ پاکستان کے سپریم کورٹ کا ۱۲ نومبر سے ڈھاکہ میں اجلاس شروع ہو رہا ہے۔ اس اجلاس میں مشرقی پاکستان ہائی کورٹ کے فیصلوں کے خلاف اپیلوں کا تصفیہ کیا جائے گا۔ خیال ہے یہ اجلاس دس روز تک جاری رہے گا۔ مکمل کورٹ ۵ نومبر سے ڈھاکہ منتقل ہو رہی ہے

وفاقی دارالحکومت میں ۱۷ اشخاص گرفتار کر لئے گئے

مغربی پاکستان کے مختلف شہروں میں مخلوط انتخاب کے خلاف احتجاجی ہڑتالیں

کراچی ۹ اکتوبر آج مغربی پاکستان کے مختلف شہروں میں مخلوط انتخاب کے خلاف اظہار احتجاج کے لئے ہڑتالیں کی گئیں۔ کراچی میں جہانگیر پارک میں ایک احتجاجی جلسہ ہوا اور تیسرے پہر جداگانہ طریق انتخاب کے حامیوں نے ایک عظیم جلوس کی صورت اختیار کر لی۔ کراچی حیدرآباد میرپور۔ پشاور۔ لائل پور اور صوبہ کے بعض دوسرے شہروں میں کل مکمل ہڑتال رہی۔

وفاقی دارالحکومت میں کل تیسرے پہر تک شہر کے مختلف علاقوں سے ۱۷ اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا۔ انسپکٹر جنرل پولیس نے بعد میں بتایا کہ یہ لوگ بعض عمارتوں پر خشت باری کرنے اور لوگوں کو اپنے کاروباری ادارے بند کرنے پر مجبور کرنے کے "ناجائز افعال" کا ارتکاب کر رہے تھے۔

بہرکیف مجموعی طور پر صورت حال پر امن رہی۔ گرفتار شدگان میں بعض طلبا بھی شامل ہیں۔ انہیں آج عدالت میں پیش کیا جائیگا

ڈھاکہ میں مزید گرفتاریاں

مشرقی پاکستان کے دارالحکومت ڈھاکہ میں گرفتاریوں کا سلسلہ کل بھی جاری رہا۔ اور طریق انتخاب کے مسئلہ پر کسی ناخوشگوار امکانی حادثہ کی روک تھام کے لئے گیارہ اور اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا۔ پیر کی شام ۱۳ افراد گرفتار کئے گئے تھے۔ اس طرح گرفتار شدگان کی تعداد ۲۴ تک پہنچ گئی ہے

ڈھاکہ کے بڑے بڑے بازاروں میں بھی کئی دوکانیں بند رہیں شہر میں حالات معمول کے مطابق رہے اور کوئی ناخوشگوار حادثہ پیش نہیں آیا۔

وزیر بحالیات کا دورہ اوکاڑہ

اوکاڑہ ۹ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ صوبائی وزیر بحالیات و آبکاری سید جمیل حسین رضوی آج ملتان سے یہاں پہنچ رہے ہیں۔ خیال ہے آپ اوکاڑہ میں ایک روز قیام کریں گے اور مہاجرین کے وفود سے مختلف مسائل کے بارے میں تبادلۂ خیالات ۴۴

جداگانہ انتخاب ملک کے مفاد اور قومی نظریہ کے مطابق ہے

کراچی ۹ اکتوبر۔ خاتون پاکستان محترمہ مس فاطمہ جناح نے اعلان کیا ہے کہ جداگانہ طریق انتخاب ملک اور قومی نظریہ کے مفاد کے مطابق ہے۔

خاتون پاکستان نے کل رات یہاں ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ مخلوط انتخابات سے پیچیدگیاں پیدا ہو جائیں گی۔ اور اس کے نتائج ملک کے مفاد پر برا اثر ڈالیں گے۔

محترمہ مس فاطمہ جناح نے کہا اگر عوام کی مرضی کے خلاف کوئی فیصلہ کر کے ان پر ٹھونس دیا گیا تو یہ تمام جمہوری اصولوں کے منافی ہوگا قطعی فیصلہ رائے عامہ کے تحت ہی ہونا چاہیئے"

سہروردی اور نون کا عزم چین

کراچی ۹ اکتوبر۔ وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی اور وزیر خارجہ ملک فیروز خان نون ۱۶ اکتوبر کو چین کے ۱۲ روزہ دورے پر جا رہے ہیں۔ انہیں وزیر اعظم چو۔ این۔ لائی نے چین آنے کی دعوت دی تھی۔

سرکاری اطلاع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وزارت خارجہ کے پروفیسر احمد علی تحائف کے بیس بکس اپنے ہمراہ لے کر ۱۸ اکتوبر کو پیکنگ جا رہے ہیں۔ مسٹر سہروردی یہ تحائف اپنے دورہ کے دوران چینی حکومت کے چیدہ چیدہ ارکان کو پیش کریں گے۔

درآمدی گندم کی تقسیم

لاہور ۹ اکتوبر۔ مغربی پاکستان کے مختلف علاقوں میں درآمدی گندم کی تقسیم اگلے ہفتے شروع ہو جائے گی۔ اس امر کا انکشاف محکمہ خوراک کے ایک ترجمان نے کیا ہے۔ ترجمان نے بتایا کہ کراچی سے روزانہ دو سپیشل ٹرینیں گندم لے کر لاہور پہنچنا شروع ہو گئی ہیں۔ یہ گندم اس تیس ہزار ٹن سے علاوہ ہے۔ جو پہلے ہی پہنچ چکی ہے۔ صوبائی حکومت مرکزی حکومت کے توسط سے تین لاکھ ۲۵ ہزار ٹن گندم درآمد کر رہی ہے

۴۴ کریں گے آپ ۱۰ اکتوبر کو لاہور روانہ ہو جائیں گے